احوال وسوانح اور مکاتیب

مولانا عرفان الحق اظہار حقانی
استاذ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا جلال الخالقؒ
سابق استاذ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

مادر علمی جامعہ حقانیہ میں ابتداء سے معقولات پر خصوصی توجہ دی گئی۔خود اس کے بانی جدی المکرم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ معقولات کے بہت بڑے ماہر تھے۔دارالعلوم دیوبند میں درس حدیث کے علاوہ معقولات کے اعلیٰ کتابوں کا درس دیتے رہے اسی بناء پر دارالعلوم حقانیہ کے قیام کیساتھ ہی یہاں معقولات کے اعلیٰ کتب کی پڑھائی کیلئے ماہر اساتذہ کا تقرر وقتاً فوقتاً فرماتے رہے' انہی اساطین علم میں حضرت مولانا جلال الخالقؒ کی شخصیت بھی ہے موصوف گزشتہ دنوں 13 رجون 2008ء کو انتقال فرما گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون. چونکہ آپ دارالعلوم کے ابتدائی دور میں استاذ رہے اسلئے موجودہ کئی شیوخ مدرسین آپ کے زمرہ تلامذہ میں شامل ہیں۔تدریسی سلسلہ کٹ جانے کے باوجود حقانیہ سے اپنا ربط وتعلق اور محبت کا رشتہ مرتے دم تک نبھایا۔آپکی وفات سے علم وعمل اور تصوف کا وہ چراغ بجھ گیا جو چھ عشروں تک علمی ایوانوں میں روشنی بکھیرتا رہا۔موصوف نام ونمود اور نمائش سے کوسوں دور اور کفاف حیات پر قانع وصابر رہنے والی شخصیت کے حامل تھے' فقر وسادگی کی ایسی تصویر کہ ہر حرکت سے سادگی اور بے نفسی ٹپکتی تھی۔علمی تعمق وپختگی بے مثال تھی۔معقولات کے علاوہ زندگی کا ایک بڑا حصہ حدیث کے درس میں بھی گزرا۔احقر اور خانوادہ حقانی کے کسی بھی فرد سے ملتے تو بے لوث پیار ومحبت اور انتہائی عقیدت کا اظہار فرماتے۔دارالعلوم میں آپکی مغفرت کیلئے مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی زیر صدارت اجتماعی فاتحہ خوانی کی گئی۔دارالعلوم اور ادارہ الحق کیلئے آپکی وفات بالخصوص موجب غم ورنج وافسوس ہے۔حق تعالیٰ موصوف کو درجات عالیہ عطا فرماوے اور انکے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

۲۰۰۲ء میں آلائی کے ایک سفر کے دوران احقر نے ان کے ہاں حاضری کے وقت ''تذکرہ اساتذہ حقانیہ ''(احوال وسوانح) کے لئے ایک سوالنامہ دیا۔جس کی روشنی میں انہوں نے اپنا سوانحی خاکہ کچھ یوں بیان کیا۔

نام ونسب: حضرت مولانا جلال الخالق بن مولانا عبدالرؤف بن مولانا گل احمدؒ نسبی تعلق خلجی خاندان سے ہے۔

پیدائش: 1920ء کو آلائی کے قریب موضع ہوئل بٹکول میں پیدا ہوئے۔

شکل وشباہت: آپکی شکل وشباہت کا نقشہ کچھ یوں تھا' خوبصورت وجیہہ کتابی چہرہ' کشادہ پیشانی' بڑی بڑی آنکھیں' سرخ رنگی ہوئی گھنی داڑھی' سفید گندمی مائل رنگت' لمبا بھاری بھرکم جسم وزادہ بسطة فی العلم والجسم کے مصداق۔

ابتدائی تعلیم اور اساتذہ: ابتدائی تعلیم گاؤں میں اپنے دادا مولانا گل احمدؒ سے جو مولانا قاسم نانوتویؒ کے شاگرد اور بزرگ عالم دین تھے حاصل کی۔ تیرہ برس کی عمر میں اپنے بڑے بھائی مولانا سیف الرحمٰنؒ کے ہمراہ آگرہ ہندوستان جانا ہوا جہاں ان سے کافیہ تک کی کتابیں پڑھیں۔ بعد میں جامعہ اشرفیہ راندھیر میں داخلہ لیا اور وہاں نحو' صرف' فقہ اور اصول کی کتابیں پڑھیں۔ پھر جامعہ محمدیہ میں داخل درس ہوئے' وہاں مولانا عبدالرحیمؒ مصنف ''فتاویٰ رحیمیہ'' سے دو برس کے دوران مفصل' جواہر البلاغہ' تاریخ الامم وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔ اسکے بعد جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں داخلہ لیا' وہاں مختصر المعانی اور دیگر کتب مولانا بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنیؒ سے پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

تفسیر قرآن: دورہ تفسیر قرآن کی سعادت حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ سے حاصل ہوئی۔

اعلیٰ تعلیم: اعلیٰ تعلیم کیلئے دہلی میں مدرسہ صدیقیہ کا رُخ کیا' جہاں توضیح تلویح' ہدایہ آخرین' مسلم الثبوت' شرح العقائد' شرح چغمینی اور تصریح وغیرہ کتب مولانا محمد حسینؒ' مولانا ادریسؒ اور مولانا سمیع اللہؒ سے پڑھیں جبکہ فتح پور میں مولانا ابراہیم بلیاویؒ سے صدرا اور معقولات کی دیگر کتب میں استفادہ کیا۔

فراغت: جامعہ صدیقیہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد صدیقؒ سے جو انوار المحمود شرح ابوداؤد کے مصنف ہیں' دورہ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

بیعت وارشاد: حضرت مولانا الیاسؒ سے بیعت ہوئے۔

وطن واپسی: فراغت کے بعد ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے دوران پاکستان آنا ہوا۔

تدریسی خدمات: پاکستان آکر بہانہ ماڑی پشاور کے مدرسہ رفیع الاسلام میں تین سال تک پڑھایا۔ اس کے بعد اپنے ہی گاؤں بنکول ہوتل میں پانچ سال تک تدریس کی۔ پھر چارسدہ کے مضافات میں موضع محمد زئی میں مصروف تدریس ہوئے۔

دارالعلوم حقانیہ میں تقرری: بعد ازاں مولانا ایوب جان بنوریؒ اور بعض شاگردوں کے اصرار پر جامعہ حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ سے تدریس کی بات ہوئی۔ (اسی حوالے کے ایک دو قدیم مکاتیب آگے پیش کئے جائیں گے) جو حضرت نے قبول فرمائی اور یوں حضرت کے زیر شفقت چار سال حقانیہ میں پڑھائی کا موقع ملا۔ یہاں مُلا جلال صدرا' میرزا قطبی' مولوی میر زاہد' امور عامہ' قاضی' جلالین وغیرہ کتب زیر درس رہیں۔

دارالعلوم حقانیہ میں آپ کا تقرر ۱۵ رشوال ۱۳۷۴ھ کو بعوض ۵۵ روپیہ مشاہرہ ہوا۔ درمیان میں چند ایک مہینے کیلئے بعض عوارض کی بناء پر اپنے گاؤں میں رہ کر تدریسی عمل جاری رکھا۔ بانی دارالعلومؒ کے اصرار پر دوبارہ تقرر ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ کو بعوض ۷۰ روپیہ ہوا۔ صفر ۱۳۷۹ھ کو دارالعلوم حقانیہ سے علیحدگی اختیار کی۔ اسوقت آپ کا مشاہرہ ۸۴ روپیہ تھا۔ اسکے بعد دیگر کئی مدارس میں جن میں نصرۃ العلوم گوجرانوالہ' تعلیم القرآن پنڈی اور مخزن العلوم کراچی خاص طور پر

شامل ہیں تدریس کرتے رہے۔

دار العلوم تعلیم القرآن کا قیام: ۱۹۸۴ء میں اپنے گاؤں میں دینی مدرسہ تعلیم القرآن قائم کیا اور مرتے دم تک اس میں علمی مشغلہ جاری رکھا۔ وفات کے وقت بخاری جلد اول اور بیضاوی شریف پڑھانے کا معمول تھا۔ اس مدرسہ میں ۱۰۰ طلباء زیر تعلیم ہیں۔

تصانیف: سلم اور شرح جامی کے علاوہ دیگر درس نظامی کے کتب کی شروحات زیر طبع ہیں۔

بانی دار العلومؒ اور حقانیہ سے متعلق رائے: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے متعلق کچھ کہنے کیلئے وہ الفاظ نہیں، حضرت اعلیٰ صفات کے حامل ایک مجسمہ اخلاق تھے، علم وعرفان کے بے کنار سمندر اور تدریس میں بے مثل تھے۔ قرآن وحدیث کے ماہر نکتہ دان اور مدرسہ کے امور کو انتہائی خوش اسلوبی سے چلانے کیلئے منفرد تجربہ رکھتے تھے، سیاست میں لاثانی تھے، اساتذہ کے ساتھ محبت اور طلبہ پر شفقت انکا طرۂ امتیاز تھا، یہی وجہ ہے کہ اللہ نے ان کی مسند کا پاس رکھتے ہوئے، ان کو مولانا سمیع الحق کی صورت میں ایک اچھا جانشین اور مولانا انوار الحق، مولانا اظہار الحق، مولانا عرفان الحق جیسے وارثان علم عطا کئے۔ حقانیہ کے بارے میں کچھ کہنا سورج کے سامنے چراغ دکھانا ہے، جب بانی اخلاص وللہیت کے نکتہ انتہاء پر ہو تو اس کا بنایا ہوا دینی ادارہ کیونکر ترقی کے منازل طے نہیں کرے گا۔ جامعہ میں ہر سال طلبہ کا بے انتہا ہجوم اس کی مقبولیت اور کامیابی کی دلیل ہے۔ ع آفتاب است دلیل آفتاب

اولاد: چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑا بیٹا شیخ الحدیث مولانا عون الخالق تعلیم القرآن پنڈی میں شیخ الحدیث ہے، مولانا فرید الدین بگگرام کے مدرسہ کوثر القرآن میں مدرس اور مولانا رشید الدین اپنے ہی گاؤں بتکول ہوتل میں والد کے قائم کردہ مدرسہ میں پڑھاتے ہیں۔ تین بیٹے ظہیر الدین، اسیر الدین اور فوز الخالق بیرون ملک رزق حلال کی طلب میں مصروف ہیں۔

زیارت حرمین شریفین: تین مرتبہ عمرہ جبکہ ایک مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

وفات: بروز جمعہ بوقت مغرب ۱۳رجون ۲۰۰۸ء کو اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے دن ۱۴رجون ۲۰۰۸ء کو تعلیم القرآن راولپنڈی کے مہتمم مولانا اشرف علی فرزند مولانا غلام اللہ خانؒ نے پڑھائی۔

مشاہیر تلامذہ: اپنے طویل تدریسی زندگی میں آپ نے سینکڑوں ایسے طلباء کو پڑھایا جو آگے چل کر علم وعمل کے مینار ثابت ہوئے۔ ایسے لوگوں کی فہرست تو طویل ہے تاہم حقانیہ میں آپ کے مشاہیر تلامذہ میں موجودہ مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم، شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم دیروی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا انوار الحق دامت برکاتہم نمایاں ہیں۔

مکتوبات مولانا جلال الخالقؒ بنام شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ

دارالعلوم میں تدریسی خواہش پر مبنی مکتوب:

ازطرف جلال الخالق۔ مورخہ ۳۰رشعبان ۱۳۶۹ھ

بحضور فیض گنجور حضرت شیخ الحدیث صاحب' صدرالمدرسین مدرسہ حقانیہ دام اقبالکم۔

بعداز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' عرض بلب آدب بمنشر رای مبارک اینکہ جنابا! امسال میں بھانہ ماڑی مدرسہ رفیع الاسلام میں مدرس تھا اور بندہ نے آپکو سال کے ابتداء میں بذریعہ فاضل حقانیہ مولانا فضل حق تدریس کیلئے عرض کیا تھا لیکن کوئی جواب نہ ملا' اب دوبارہ آپکی خدمت میں بلب آدب عرض کرتا ہوں کہ اگر آئندہ سال گنجائش ہو تو بندہ کو اطلاع فرماویں۔ بہت مہربانی ہوگی۔ فقط وعلیکم بالمعرفۃ والاحسان ان اللہ لا یضیع اجرا المحسنین

مولانا محمد ایوب جان بنوریؒ کا سفارشی خط:

۴رجولائی ۱۹۵۱ء　　بگرامی خدمت جناب مولانا صاحب دام مجدکم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! امید ہے جناب والا خیروعافیت سے ہوں گے۔گزارش یہ ہے کہ مولوی جلال الخالق صاحب جو کہ مستند اور قابل مدرس ہیں' ان کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا' قابل طلباء بھی ساتھ ہیں اگر مدرس کی ضرورت ہو تو ان شاءاللہ یہ اپنا کام بخوبی انجام دیں گے۔شاید تیس روپیہ تک مشاہرہ پر اکتفا کرسکیں گے۔ احقر محمد ایوب بنوری

دارالعلوم سے جدائی پر عذر ومعذرت اور جید اساتذہ کی وفات پر تعزیت

۲۱رذیقعدہ بروز جمعرات ۱۳۷۶ھ۔ بخدمت جناب محترم المقام واجب الاحترام حضرۃ مولانا مولوی مہتمم صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعداز سلام مسنونہ عرض ہے کہ بندہ نے ایک دفعہ پہلے معافی کی درخواست پیش کی تھی' لیکن بندہ تاحال تحریر جواب سے محروم رہا' اگرچہ بندہ کو یقین تھا کہ آپ نے معافی منظور فرمائی ہوگی لیکن ثانیاً پھر درخواست پیش کی جاتی ہے کہ آپ براہ مہربانی للہ بندہ کو معاف فرماویں' اور ایسا معاف فرماویں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ وحضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے والوں کو معاف فرمایا تھا' اور ایسی معافی فرماویں جیسا کہ اللہ تعالیٰ جابجا فرماتے ہیں ان اللہ غفور رحیم ۔ دیگر یہ کہ صدر صاحب (مولانا عبدالغفورؒ) اور مولانا محمد شفیق صاحبؒ کی وفات سے خبر ہوکر کے نہایت ہی دلی صدمہ پہنچا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔اللہ تعالیٰ دونوں حضرات کی مغفرت فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرماویں۔ امین ثم امین۔ عالم کی مٹی زوال پر ہے' جیسے کہ متنبی نے ایک مقام پر کہا ہے.

لوفکر العاشق فی منتھیٰ　　حسن الذی یسبیہ لم یسبہٗ

لم یُر قرن الشمس فی شرقه فشکت الانفس فی غربه

دارالعلوم کی حالت بھی روانہ فرماویں اور کوئی جدید مدرس رکھا ہے یا نہیں؟ سمیع الحق صاحب کو سلام و دعا قبول ہو۔ گھر کی بیماری کی حالت کیا ہے؟ آخر میں پھر عرض ہے کہ بندہ ناچیز کا عذر قبول فرمائیں ان العذر عند کرام الناس مقبول اس پر بندہ نہایت ہی شاکر، ممنون اور دعا گو ہوگا' آج کل میرے زیر درس کتب یہ ہیں' جلالین شریف' مشکوٰۃ شریف' بیضاوی' حمد اللہ' صدرا' قطبی' توضیح تلویح' کافیہ۔ میری طرف سے دارالعلوم کے مدرسین و اراکین و ناظمین خصوصاً مفتی صاحب (مفتی محمد یوسف بونیریؒ) کو سلام قبول ہو۔ عریضہ جلال الخالق

قومی ضروریات اور عوارض کی وجہ سے علیحدگی:

بحضور جناب اقدس مہتمم صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد سلام مسنونہ عرض ہے کہ میں نے اس سے قبل ایک خط ارسال کیا تھا شاید آپ کو مل گیا ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ علاقہ میں بہت اہم ضروریات اور بعض عوارض کی وجہ سے میرا آنا مشکل ہے' تاہم اگر آپ کا نوازش نامہ دارالعلوم کی از حد ضرورت پر بندہ کی خدمات کیلئے آیا تو میں مجبور ہو کر ان شاء اللہ تعالیٰ آؤں گا۔ اگرچہ قوم مجھے نہیں چھوڑتی ہے' مگر پھر بھی ہمارا کام دینی علوم کو پھیلانا ہے۔ اس کیلئے سب کچھ کر گزرنے کیلئے تیار ہوں۔ آخر میں مفتی صاحب اور محمد علی مولوی صاحب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

بندہ جلال الخالق

معارفِ بہلویؒ مکمل چار جلدیں

تالیف: قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہٗ شجاع آبادی

بحث و تحقیق، سیرت و تفسیر، سلوک و احسان اور تصوف و تکشف کے حقائق و معارف پر مشتمل نادر و نایاب رسائل کا حسین گلدستہ، مدیر بینات حضرت اقدس مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ کی نئی ترتیب و تسہیل کے بعد نہایت خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ اور چار رنگا حسین ٹائٹل کے ساتھ چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے، جس کا ایک ایک حرف عطر تصوف اور مولف موصوف کی تحقیقی زندگی کا نچوڑ!

ہر رسالہ الگ ٹائٹل اور تخریج و تسہیل سے آراستہ

علماء، اربابِ تحقیق اور سالکین طریقت کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ

مکتبہ لدھیانوی

۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی

بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات صرف 650 روپے پیشگی منی آرڈر روانہ فرمائیں